پتھر میں کُھدی ہوئی کشتی

صدیق عالم

پتھر میں کُھدی ہوئی کشتی

(نظمیں)

صدیق عالم

افضال احمد سیّد کے نام

میں ا پنے لفظوں کے لیے خریدار ڈھونڈا کرتا تھا۔

کاش! آج کوئی مجھے میرے لفظوں۔ سے خ ید لے۔

رومی

❖	کچھ اپنی نظموں کے حوالے سے	صدیق عا	11

نظمیں

1	افسوں گر	17
2	پورے چاند کا سمندر	21
3	سچ کا اشتہار	26
4	شب و روز کے سیاہ و سفید خانے	29
5	اے میرے شدہ شہر	33
6	میرا باپ اور میں	36
7	کم آید کم رفت	40
8	دریافت کا سلسہ جاری ہے	43
9	ہماری بیچاری صوفیہ	47
10	کچ ااور خرگوش	49
11	باون پتے	51
12	بڑا گھنٹہ گھر	54
13	قہوہ خانے دیوار	57
14	رزم گاہ	60
15	مینارۂ نور	62

16	سمندر پر رات دائمی ہے	65
17	مدوجزر	67
18	کنارے کا کنارا	69
19	رنگین چھتری کے نیچے بیٹھا دن	71
20	دریا رواں ہے	73
21	پتھر میں کھدی ہوئی کشتی	75
22	کنگارو	77
23	جینا میرا ذاتی معاملہ ہے	79
24	چہرا ایک مصد ت ہے	81
25	صحیح دروازہ	84
26	شہرِ جبر:۱	87
27	شہرِ جبر:۲	90
28	شہرِ جبر:۳	94
29	شہرِ جبر:۴	98
30	شہرِ جبر:۵	100
31	شہرِ جبر:۶	103
32	شہرِ جبر:۷	105
33	شہرِ جبر:۸	106
34	کالی بلی	111
35		113
36	وہاں زمین	116
37	گھر لوٹنے کا دن	118

38 کالی ہوئی سحر 120
39 خون کے بعد کے واقعات 122
40 صدائے سکوت 125

طویل نظمیں

41 زیبرا کراسنگ پر ٹنگے چہرے 127
42 تخلیق کا نوحہ 135

کچھ اپنی نظموں کے حوالے سے

یہ ۱۹۸۳ کا واقعہ ہے جب میں نے اپنی زندگی کی پہلی نظم محشرستان لکھی۔ یہ آزاد نظم کی ہیئت میں پانچ Cantos اور تین سو سے زائد مصرعوں پر مشتمل ایک طویل نظم تھی۔ میں حیران تھا اتنی طویل نظم کو اشاعت کے لیے بھیجوں تو کہاں بھیجوں۔ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر اسے محض اس کی طوالت کے سبب مسترد ہونا ہے جو کہ اسے ہونا ہی ہے تو کیوں نہ اس وقت کے سب سے مقبول اور معیاری ادبی رسالے سے یہ 'اعزاز' حاصل کیا جائے۔ تو میں نے اسے لاک اسٹاک اینڈ بیرل شب خون کو پوسٹ کر دیا۔ دو مہینے کے اندر اندر 'محشرستان' شب خون کی زینت بن چکی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ میرے پاس خطوط کا تانتا لگ گیا ہو۔ اپنی نظم کے تاثر سے میرے لیے کسی mute reaction کی توقع رکھنا بھی مشکل تھا۔ میری نظم ایسی نہ تھی کہ فوری طور پر سمجھ لی جائے اور اچھی یا بری کوئی رائے قائم کر لی جائے۔ آخر لوگ 'جو چل رہے ہیں کہیں پہ وہ خود ہی اپنے اندر ٹھہر گئے ہیں' کی کھائی میں اترنے کا دردِ سر کیوں مول لیں اگر راہ چلتے انھیں وہ سارے دیدہ زیب view points مل جاتے ہوں جہاں سے وہ وادی کی خوبصورت ڈھلانوں سے لے کر دور افتادہ دھندلی چوٹیوں تک کا نظارہ کر سکتے ہوں یا تکان کی صورت میں کسی تناور درخت کے سائے میں نیم غنودگی کا مزہ لے سکتے ہوں۔ مجھے اس سے اتفاق ہو یا نہ ہو شاعری کی دنیا کو دیکھنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ لیکن میرا مسئلہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ ادب ہمیشہ میرے لیے ایک قدم آگے کی چیز رہا ہے، وہ ایک قدم جس کے بعد ایک گہری کھائی آپ کی منتظر ہے، جہاں سارے ابعاد بدل جاتے ہیں سفر کا آغاز اور اختتام کھو جاتا ہے، یعنی آپ اپنے باہر بھی